اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴ | مطبوعہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۔

بعضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عـہ
ایک شخص کے نام ۷ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت
بھیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✢

ایڈیٹوریل

اب یہہ امر نہایت فکر و غور کے لایق ہی کہ جب سردار ہن نے (یسوع) سے اُسکے شاگردوں اور اُسکی تعلیم بابت سوال کرکے یہہ جواب پایا کہ میں نے ظاہراً عالم سے باتیں کیں میں نے ہمیشہ عبادتخانے اور ہیکل میں جہاں ب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی۔ اور پوشیدہ کچھ نہیں ا۔ پس سردار کاہن نے اسکو باندھ کر پلاطوس کے س بھیجدیا اور اسنے یہہ سوال اُس سے کیا۔ کیا تو یہودیوں دشاہ ہی؟ تو اُسنے جواب دیا کہ میری بادشاہت اِس دُنیا کی نہیں۔ لیکن میں بادشاہوں میں اِس لئے پیدا ہوا اور دُنیا میں آیا کہ سچائی پر گواہی دوں جو کوئی سچائی سے ہی میری آواز سُنتا ہی۔ اب کون منصف اور خدا ترس شخص کہہ سکتا ہی کہ یے باتیں یہودا یا اور کسیکی تھیں جو حقیقی مسیح کی صورت بن گیا ہو؟ ہمارا عقل و انصاف ہرگز ایسے شُبہ کُنندہ کی دھوکھے دینے والی بات کو تسلیم نہیں کر سکتا پھر جب پلاطوس کی جورو نے اُسکو کہلا بھیجا کہ تو اِس راستباز سے کچھ کام نرکھ کیونکہ میں نے اِسکے سبب خواب میں بڑی تکلیف پائی ہی تو یہہ قیاس میں ہرگز نہیں آسکتا کہ اُسنے ایک فریبی و بدکار کے باعث خواب میں تکلیف پائی ہو۔ اور جب صلیب دیتے وقت سپاہیوں نے اُسکے کپڑے قرعہ ڈالکر بانٹ لئے اور اُسکے کرتے پر چٹھی ڈالی کہ جس سے زبور کی ایک نبوّت جو ہزار برس پہلے الہام سے لکھی گئی تھی حرف بحرف پوری ہوئی تو کیا یہہ نبوت یہودا کے حق میں تھی؟ کون ایسی بے تمیزی کی بات کہنے کی جرأت کر سکتا ہی؟ کیا مریم مقبولہ جو صلیب کے پاس کھڑی تھی وہ بھی دھوکھے میں یہودیوں کے ساتھ مبتلا ہو گئی جبکہ اُس مصلوب نے یوحنا کو دیکھ کر کہا کہ دیکھ تیری ما اور اُسیوقت سے یوحنا اُسکو اپنے گھر لیگیا؟ نعوذ باللہ ایسے شُبہے میں گرفتار ہونا صرف اُن لوگوں کا کام ہی جو شیطان سے گمراہ کئے گئے ہوں ورنہ دیندار تو ہرگز ایسی باتوں کو دم بھر کے لئے کبھی قبول نہ کریگا ✢

بھارت سدھار ۱۱۔ جنوری ہمارے ایک گذشتہ نمبر کے اِس بیان پر جو ہم نے ایک اخبار کی اُس رائے کی نسبت لکھا تھا کہ بیس برس میں تمام ہندوستان میں ایک مذہب ہو جائیگا۔ اپنی معمولی عادت کے موافق بہت کچھ بیہودہ سرائی کرتا اور لکھتا ہی کہ ہندوؤں کو تو آریہ سماج کی پاک اور مبارک کوششوں سے اُنکے اصلی مذہب کی صداقت اور عیسوئیت کی بطالت نقش کالحجر ہو گئی ہی اور اِس لئے عیسائی مذہب کی دھول اُڑانے اور اپنے سچّے مذہب کو کل دُنیا میں پھیلانے کیلئے کوشاں ہی وغیرہ۔ ہمعصر کو خوب معلوم ہی کہ ہندؤں کو آریوں نے کہانتک اُنکے اصلی مذہب کی صداقت بتلائی ہی شاید ویدکی آفتابی شعاعیں سنگہ نیرگ وغیرہ میں جنکو اگر آج کے زمانہ میں ہندو تسلیم کریں تو ہندوستان رہا سہا تاریک ہو جائے۔ مگر ایسا ہونا غیر ممکن ہی۔ کیا آریوں نے ایسی تعلیمیں دیگر دُنیا کے دور دراز جزایر میں اُن وحشی و مردم خوار قوموں

کو کچھ مہذب و شایستہ بنایا؟ افریکہ کے اندرونی ممالک میں جاکر لوگوں کی جہالت تعلیم دی امریکہ کے برّاعظم کی روشن تعلیم یافتہ قوموں کو انجیلی تعلیموں کے وسیلہ سے جو دید کے آفتاب کی کرنیں کبھی روشن کردیا؟ حضرت آپکو دُنیا کا حال کچھ معلوم نہیں کہ انجیلی تعلیم کیا کچھ کر رہی ہو اور کر چکی شاید آپ دُنیا صرف ہندوستان ہی کو سمجھ بیٹھے ہیں اور ناواقفی سے ایسی بے سروپا باتیں بناکر جاہلوں کو دھوکھا دیتے ہیں مسیحی مذہب نے تو جو کچھ دُنیا کی قوموں میں اُنکی روحانی و جسمانی بہتری کے لئے اِس اٹھارہ سو برس میں کیا ہو تواریخ دان اُس سے بخوبی واقف ہیں - اور ہندوستان میں اُسکی ترقی و تاثیر کو دیکھ اور سُنکر آجکل ہندو و محمدی اخبارات کیسے پریشان و متفکر ہیں کہ روز یہہ ہی پکارتے ہیں کہ کوئی صورت اسکے روکنے کی نکالو مگر یہہ غیر ممکن ہو - سچائی ضرور غالب آویگی - قومیں آفتاب صداقت کے طلوع کی تجلّی میں چلینگی اور بیشک ایک دِن آویگا کہ ایک گلّہ اور ایک گڈریا ہوگا +

مُراسلات

تحقیق حدیث لولاک

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم - بموجب شہادتِ اکابر علماء محمدیہ حدیث - "لولاکَ لما خلقت الافلاکؑ" - (اگر تجھے [ای محمد] نہ پیدا کرتا تو البتہ آسمانوں کو نہ پیدا کرتا) بالکل جھوٹی اور موضوع اور بناوٹی ہو - چنانچہ امام قاضی القضات محمّد بن علی الشوکانی الیمنی کی کتاب فوایدالمجموعۃ فی بیان احادیث الموضوعہ - میں بصفحہ ۱۱۶ سطر ۶ حدیث مذکور کے بابت یوں لکھا ہو +

"حدیث لولاکَ لما خلقت الافلاکؑ - قال الصغانی موضوعؑ" یعنی حدیث لولاک لما خلقت الافلاک کی نسبت امام صغانی نے فرمایا ہو کہ جھوٹی ہو +

اسیطرح محدث ابن طاہر اپنی کتاب مجمع بحارالانوار جلد سوم کے صفحہ ۱۲۵ سطر ۱۱ و ۱۲ میں لکھتے ہیں +

"لولاک لما خلقت الافلاک قال الصغانی موضوعؑ" یعنی امام صغانی نے کہا ہو کہ حدیث لولاک جھوٹی ہو +

اگر کوئی پوچھے کہ یہہ امام صغانی کون ہو جسکی شہادت سے حدیث مذکور موضوع ٹھہرتی ہو؟ پس جاننا چاہئے کہ امام مذکور کا ترجمہ مآثرالکرام تاریخ بلگرام تصنیف سیّد غلام علی آزاد - اور اتحاف النبلا تصنیف سیّد صدیق بن حسن المفسر القنوجی - اور تحفۃ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار ازمولوی خرم علی بلہوری - میں بشرح و بسط تمام لکھا ہو یہہ جناب اپنے زمانہ کے مستند امام فن حدیث تھے - کتاب مشارق الانوار جو نہایت مشہور و معروف کتاب ہو انہیں کی تصنیف ہو - اسمیں لکھا ہو کہ یہہ کتاب مشارق میں نے مستنصر باللہ خلیفہ عباسی کے کتب خانہ کیواسطے لکھی ہو +

اب معلوم ہوا کہ حدیث مذکور وضاعین اور کذابین کی بناوٹ ہو - اور علماء محققین و مدققین اسلام نے اُسے رَدّ کی ہو - اور وے جو اس حدیث پر کچھ نازاں و شاداں ہوکر اس اصل بے بنیاد پر اپنے دینی اصل اصول قایم کرنا چاہتے ہیں گویا اپنی جہالت اور لاعلمی پر علانیۃً شہادت دیتے ہیں - اور یوں آپکو اپنے پیشوا کے قول "من کذب علیّ متعمّداً فلیتبوأ مقعدہ من النار" کا مصداق بناتے ہیں +

حقیقتِ لولاک معلوم شد - اب آیتہ قدسیہ سُنو جسمیں آن مخلص عالمین و سید المرسلین کے جلال حقیقی کا بیان ہی وہ (یسوع مسیح) اندیکھے خدا کی صورت ہو - اور وہ ساری خلقت کا پہلوٹا ہو - کیونکہ اُسی سے ساری چیزیں جو آسمان اور زمین پر ہیں دیکھی اور اندیکھی کیا تخت کیا حکومتیں کیا ریاستیں کیا مختاریاں پیدا کی گئیں - ساری چیزیں اُس سے اور اُسکے لئے پیدا ہوئیں - اور وہ سب سے آگے ہو اور اُس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں - اور وہ بدن یعنی اُمت کا سر ہو - وہی شروع سے ہو - اور مردوں میں سے پہلوٹھا ہو - تاکہ سب باتوں میں اُسکا اول درجہ ہو - کیونکہ باپ کو یہہ پسند آیا کہ سارا کمال اُسمیں بسے - اور کہ اُسکے خون کے سبب جو صلیب پر بہا صلح کرکے ساری چیزوں کو کیا وے جو زمین پر ہیں کیا وے جو آسمان پر ہیں اسی کے وسیلے اپنے سے ملائے - (نامہ قلسیاں باب ۱ - آیت ۱۵ سے ۲۲) +

(مولوی) عبداللہ بن حبیب القریشی - احمدآباد

نورافشاں کی ترقی کا باعث

نورافشاں کی ترقی کا سبب یہہ ہو - کہ آجتک لائق و فائق اڈیٹران کے زیر سایہ چلا آتا ہو - ہم نے بارہا اپنے ہموطنوں کی توجہ کے لئے تحریر کیا کہ آپ اخباری دُنیا کی سیر کیجئے - مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سُنتا ہو - اگر اتفاق سے سُنی تو وہی جواب کہ اخبار نورافشاں لے کے کیا کریں غپ شپ کے علاوہ مضامین ایسے ہوتے ہیں جو سمجھ میں نہیں آتے ہیں - یہہ جواب بے سروپا سُنکے ہنسی آجاتی ہو - اور ہندوستانی مثل مشہور یاد آتی ہو" - کہ ناچ نجانے آنگن ٹیڑھا" - واہ حضرت انڈین کیا کہنے ہیں آپکی عقل کے - کہ اپنے قصور اور عدم لیاقتی زبان فارسی پر تو نہیں روتے ہیں - نورافشاں کے مضامین واہیات بتلا بیٹھتے ہیں - اسوقت ہم اپنی قوم (مسیحی) سے باز نہیں رہسکتے ہیں کہ آپ رومن کے بھروسہ میں نہ بیٹھے رہئے خود علم فارسی پڑھئے اور اپنے اطفال کو بھی پڑہائیے - کیونکہ رومن کوئی علم نہیں صرف ولایتی پادری صاحبان کی ہیلپ کے لئے ایک بنا ٹھنا اُستاد ہو - سُنتے ہیں کہ ایک پادری صاحب کے پاس ایک ہندوستانی تھے جو رومن کے علاوہ کچھ برائے نام اُردو

لکھ بھی لیتے تھے۔ ایک روز پادری صاحب نے اپنے ہندوستانی سے کچھ مضمون اُردو میں لکھوایا۔ مضمون میں ایک لفظ ذریعہ آگیا اب آپ اِس سوچ میں کہ لفظ ذریعہ میں ذ۔ ز۔ ژ۔ ض۔ یا ظ کیا لکھیں۔ صاحب موصوف نے فرمایا کہ "آجتک کیا لکھتے تھے"۔ آپ جواب دیتے ہیں کہ "صاحب روس جب لکھتا تھا تب زیڈ بنا دیتا تھا"۔ اُسوقت صاحب نے اِس ہندوستانی کو شرمندہ کرکے کہا کہ "پرغین سیکھئے" اے برادران آپ اگر اپنا نالیج (علم) بڑھانا چاہتے ہیں تو نہ صرف نور افشاں بلکہ دیگر عمدہ عمدہ اخبارات ملاحظہ فرمائے۔ آپ اسکو مدِ نظر رکھئے۔ کہ اگر اخبارات سے فائدہ نہ ہوتا تو اُسکے ایڈیٹران و کارسپانڈنٹس پھانسی و ستائے نہ جاتے مثلاً "پیکن گزٹ چین" کے نو سو ایڈیٹران کے سرتن سے جدا کئے گئے۔ تاہنوز اخبار مذکور جاری ہے۔ ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان جب ہی کا تب اخبارات سے ہی نہ کہ "نیشنل کانگریس مصروف۔ انڈین مفسد کانگریس" کی بدولت امید ہے کہ ہمارے ناظرین اب سے نور افشاں کی اشاعت میں کوشش کرکے مُلکی بہبودی کا ثبوت دینگے۔ آمین ✣

راقم۔ نامہ نگار۔ نیچ

ٹاڈگڈہ مگرہ میرواڑہ

اور پادری ولیم راب صاحب کے رسمی جبلی

۲۲ دسمبر ۱۸۹۴ء کو جناب پادری ولیم راب صاحب معہ جناب میم صاحبہ کے چھاؤنی نصیر آباد سے دورہ اسکولوں کا کرتے ہوئے اور خداوند کا کلام گاؤں گاؤں میں سناتے ہوئے شام کیوقت تشریف لائے۔ ٹاڈگڈہ کلیسیا کے عیسائیوں نے صاحب کا استقبال ایک میل تک کیا ۲۳ دسمبر کو گرجا اور دعوت اور جلسہ کے کام میں تمام عیسائی بھائی مصروف رہے۔ ۲۵ دسمبر کو بوقت ۱۰ بجے دن کے پہلا گھنٹہ نماز کا ہوا دوسرا گھنٹہ ساڑھے دس بجے ہوا اُسوقت جوق جوق دیہات کے طلباء اور خاص ٹاڈگڈہ اسکول کے طلباء اور گاؤں کے زمیندار لوگ اور قصبہ کے مہاجن وغیرہ آنے شروع ہوئے۔ ہر ایک گاؤں والوں کے ساتھ میراثی گانیوالے اور جھنڈیاں لڑکوں کے ہاتھ میں تھیں۔ اور خداوند کی حمد و ثنا کے گیت گاتے آتے تھے۔ ایک طرف عیسائی مرد و عورتیں اور بال بچے صف بستہ عمدہ عمدہ قسم کے لباس پہنے ہوئے خوشی و خرمی کے ساتھ گرجا میں داخل ہوئے۔ تحصیل ٹاڈگڈہ کے اہل عملہ یعنی منشی جگت نراین صاحب مجسٹریٹ و منشی الیشری پرشاد صاحب انسپکٹر پولیس و منشی بانکے لعل صاحب سب اوورسیر و دیگر منشی اہلکار کچہری کے معہ اپنے ماتحتوں کے شریک جلسہ ہوئے۔ اُدھر پلٹن کے جمعدار معہ اپنی گارڈ کے سپاہیوں کے جلسہ میں بہت خوشی سے شامل ہوئے۔ قصبہ ٹاڈگڈہ کے پٹواری اور نمبردار وغیرہ بھی بہت شامل تھے۔ غرضکہ گرجا میں اسقدر آدمیوں کا ہجوم تھا کہ بہت لوگ تو باہر ہی رہ گئے گرجا کے اندر جگہہ نہ ملی تاہم سب یک آدمی بقرینہ باد بچ بچا کے بٹھا دیئے گئے ✣

اول پادری ولیم راب صاحب نے خداوند کی حمد کے گیت گا کے حسب دستور نماز ادا کی خداوند مسیح کی پیدائش پر وعظ کہا۔ تمام حاضرین جلسہ بہت خوشی سے سُن رہے تھے۔ جب نماز ادا ہوچکی بابو منور خان نے اول ایک مختصر تقریر میں جلسہ جبلی ۲۵ سالہ کا تذکرہ کیا بعدہٗ عیسائی جماعت کیطرف سے منشی نولکشور عیسائی نے ایک ایڈریس پیش کیا۔ زاں بعد قصبہ ٹاڈگڈہ کے مہاجنان قوم اوسوال واگروال و میسری وغیرہ جو جمع تھے سبکیطرف سے سیٹھ کھوبچند جی نے جو خاندان قصبہ ہذا کے پٹواری پشتنی ہیں ایک ایڈریس ہندی ناگری میں لکھکر پیش کیا۔ اُس ایڈریس میں صاحب موصوف کی ۲۵ برس کی خدمتوں کا بیان تھا اور جو جو فایدے اِس مگرہ میرواڑہ میں صاحب موصوف کی خدمت سے حاصل ہوئے تھے۔ بیان کئے گئے۔ اِس ایڈریس میں بتلایا گیا کہ یہہ مُلک ۲۵ برس پہلے کیسی وحشی اور جنگلی قوموں سے بھرا تھا لوگوں کی کیسی حالت تھی کیسا لباس پہنتے تھے چنانچہ زمانہ سابق میں یہہ وحشی لوگ سر پر صرف ایک ہاتھ پارچہ باندھتے تھے اور پاؤں میں ایک جانگیہ مکانوں میں چونہ نہیں لگاتے تھے۔ بیماروں کا علاج نہیں کرواتے تھے۔ ایک ماتا کے روبرو چالیس پچاس جاموش بڑی سخت بیرحمی سے زندہ جاموش کو لوٹ لیتے تھے بڑی بڑی وحشیانہ حرکتیں کرتے تھے۔ بھوت ڈاکن جادو کا بڑا خیال کرتے تھے۔ چوریاں اور رہزنیاں بڑی کثرت سے ہوتی تھیں۔ علم کا نام و نشان نہیں جانتے تھے۔ مگر اب لوگ کسقدر شایستہ ہوگئے ہیں یہہ سب کچھ صاحب موصوف کی محنت و شفقت کا نتیجہ تھا۔ جب ایڈریس ختم ہوا صاحب موصوف نے شکر کرکے ایڈریس کو قبول کیا اور اپنی شیریں زبان مبارک سے ایسے الفاظ بیان کئے کہ لوگوں کے دِل بھر آگئے ✣

اسکے بعد قصبہ کے مہاجنوں نے ایک ڈالی نذر کی اور صاحب موصوف کو پگڑی پہنائی جو اِس مُلک میں بڑی عزت کا نشان ہے۔ بعد اسکے دُعا ہوکے جلسہ برخاست ہوا گرجا کے باہر جب نکلے تمام ہجوم کے اندر صاحب موصوف کو لیکر اور گاتے بجاتے خوشی کرتے ہوئے بندوقوں کے فائر کرتے ہوئے بنگلہ تک پہنچایا۔ اور تمام طلباء کو بابو منور خان نے شیرینی تقسیم کی تمام دِن کھیل تماشے ہوتے رہے۔ سوداگر بنے چند نے جنکو توپ بندوق سے بڑا شوق ہے قریب کے ٹھاکروں سے توپوں کے گردہ منگوائے تھے تمام دن دھوں دھاں ہوتی رہی۔ پہاڑ مگرہ کے گونجتے رہے۔ شام کے وقت تمام عیسائی اور صاحب اور میم صاحبہ کا کھانا ہوا۔ اور یادگار کی نذریں پیش ہوئیں۔ صاحب موصوف نے بہت عمدہ طور سے اپنی محبت کلیسیا کے روبرو ظاہر کی۔ اسکے بعد تمام لوگوں کو جو دور دور سے آئے تھے میجک لینٹرن کا تماشہ دکھایا۔ دوسرے روز صاحب موصوف نے امتحان سکول کا لیا۔ اور چند روز قیام کیا۔ اور زاں بعد میرواڑ کا دورہ کرتے ہوئے نصیر آباد تشریف لے گئے ✣

راقم۔ م۔ خ۔

گورنمنٹ اور دیسی عیسائی

کیا نکلے سخن عاشق دلگیر کے منہہ سے
کچھ بات سُنی ہو گی نہ تصویر کے منہہ سے

ڈیر ایڈیٹر - ذیل میں مذکورہ عنوان پر دو شخصوں کی گفتگو کا خلاصہ عرض کرتا ہوں - درج اخبار فرمایئے +

الف (ب) سے مخاطب ہو کر - فرمایئے جناب آپ کب سے عیسائی ہو گئے +

ب - بندہ کو تو عیسائی ہوئے کوئی دس برس ہوئے ہونگے +

الف - اجی عیسائی سلطنت ہی - اسیطرح ایک ایک دو دو کرکے کل مُلک عیسائی ہو جائیگا - مُلک کا دین وہی ہوا کرتا ہی - جو بادشاہ کا ہو - کوئی نئی بات نہیں - ہمارے محمدی بادشاہوں کے عہد میں ایسا ہی ہوتا رہا - دور کیوں جائیں کل ہی کا ذکر ہی - سکھ گورنمنٹ کے عہد میں کیا ہوتا تھا - جہتروں تک تو مذہبی سکھ ہو گئے تھے - دین کی آپکو کیا خبر - دنیادار دنیا کا فائدہ دیکھ لیتے ہیں +

ب - جور بتاں سے مجھکو الٰہی بچائیو
پیدا ہوئے ہیں جانکے خواہاں نئے نئے

میں آپکو کیا جواب دوں - محمدی سلطنت کا قاعدہ یہی تھا کہ زر - زن - تلوار - انسے دین کو ترقی تھی - اور بیشک جب کوئی نومسلم ہوتا تھا - تو محمدی گورنمنٹ کیطرف سے اُس کے ساتھ ہر طرح کی رعائت ہوتی تھی - جاگیریں عطا ہوتی تھیں یا مالادولگس معاف ہوتے تھے - خطاب ملتے وظائف مقرر ہوتے تھے غرض محمدی ہونا ہر طرح اُنکے لئے مفید تھا - محمدی نہ ہونا جان و مال کے نقصان کا باعث ہوتا تھا - یونہی کسیقدر سکھ گورنمنٹ کا حال سمجھ لیجئے - لیکن یہہ آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ انگریزی گورنمنٹ عیسائی گورنمنٹ ہی - اور دیسی مسیحیوں کیواسطے مفید ہی - یہہ آپکا طعن فضول اور لاحاصل اور اگر آپ بُرا نہ مانیں تو جھوٹ ہی - بھلا آپ فرماویں تو اور انصاف سے فرماویں - کہ گورنمنٹ نے کب کسی قسم کی رعائت عیسائیوں سے کی - کب عیسائیوں کو ہندو و مسلمانوں سے بہتر سمجھا اُسکے واسطے سب برابر ہیں - بلکہ میں تجربہ سے کہتا ہوں کہ گورنمنٹ عیسائیوں کی نسبت ہندو و مسلمانوں کو زیادہ پیار کرتی ہی +

الف - نہیں صاحب نہیں - ایسا کبھی نہیں ہوا ہی - ہر ایک بادشاہ اپنے ہمذہبوں کو پیار کرتا - اور ہر طرح اُنکی رعایت رکھتا ہی +

ب - یہہ فرمانا آپ کا بجا ہی - ہمارا بھی بعض دفعہ ایسی باتیں سُنکر جی جلتا ہی - آپ جیسے مہربان تو بغیر سوچے کہدیتے ہیں - مگر اتنا نہ سوچا کہ جسقدر ہندو مسلمانوں کے ساتھ گورنمنٹ کی رعائتیں ہیں - عیسائیوں کے ساتھ بھی اُنمیں سے کوئی ہی - بھلا خیال تو فرمایئے اور انصاف کیجئے اگر ۱ - سکھوں کی فوجیں - ہندوؤں کی فوجیں - مسلمانوں کی فوجیں - عیسائیوں کی ایک آدھ کمپنی ہی دکھا دیجئے ۲ - مسلمانوں کی مسجدوں - خانقاہوں - قبروں - ہندوؤں کے ٹھاکردواروں - مہنتوں فقیروں کیواسطے جاگیریں - اور معافی کی زمینیں - کہیں ایک مرلہ یا کنال زمین کسی عیسائی گرجا کے متعلق گورنمنٹ کی عنایت بتا دیجئے - ۳ - ہندو مسلمانوں سے تمام کچہریاں ادنیٰ سے اعلیٰ تک پُر - عیسائی بھی کہیں آپنے دیکھے ؟ +

الف - جناب اسسٹنٹ کمشنر سے گورنر جنرل تک تمام اعلیٰ عہدے عیسائیوں کے پاس ہیں +

ب - یہی تو آپکی غلطی ہی - انکو آپ عیسائی کسطرح کہتے ہیں - وہ تو خود گورنمنٹ ہی - انہیں کی تو یہاں شکایت ہی - بادشاہ کو آپ رعایا نہ کہیں - میں کہتا ہوں کہ گورنمنٹ اگرچہ عادل گورنمنٹ ہی - مگر مسیحیوں کو اُسسے کوئی خاص قسم کا فائدہ حاصل نہیں - آپ بُرا نہ مانیں - ایام غدر میں جو جو ظلم ہندو و مسلمانوں نے کئے وہ گورنمنٹ سے چھپے نہیں - جو گورنمنٹ کے عزیزوں نے گورنمنٹ کے ساتھ کیا - وہی بیچارے دیسی عیسائیوں کے ساتھ ہوا - جسطرح لیڈیاں بے حرمت کی گئیں - معصوم بچے مارے گئے - اُسیطرح دیسی مسیحی اِن ہندو مسلمانوں کے ظلم و جبر کا نشانہ ہوئے - مارے گئے - قتل کئے گئے - لوٹے گئے - شہید ہوئے - گورنمنٹ پر اپنی جانیں تصدق کردیں - افسوس ہی گورنمنٹ کو وہ دن بھول گئے - بلاسے اگر اور رعائت نہیں اتنی ہی کی ہوتی - کہ انکو بلا لائیسنس ہتھیار ہی رکھنے کی اجازت ہوتی - وہ بھی نہیں - جب اُنکی جانوں کی حفاظت کی اتنی فکر بھی نہیں - تو بھلا آپ کسطرح کہہ سکتے ہیں کہ عیسائی گورنمنٹ ہی - اسلئے لوگ عیسائی ہوتے ہیں - میں کہتا ہوں کہ عیسائی ہوکر تو حقوق دُنیوی بھی مارے جاتے ہیں - میں شکایت تو نہیں کرتا - وہ بادشاہ - ہم رعیت جسطرح چاہیں سلوک کریں ؎

شاکی نہیں خدا سے بنی گر یہہ شکل زشت
ممکن نہیں کمہار کا ماٹی کرے گلہ

ہم عیسائی خدا کے حکم کے بموجب اب بھی اپنی گورنمنٹ پر جان تصدق کرنیکو حاضر ہیں - مگر اتنا تو گورنمنٹ بھی کرے - تو کچھ بے انصافی نہیں کہ بلا لائیسنس ہتھیار رکھنے کا حکم دے - فوج بھرتی کرے - وا لٹیر بنائے +

ب - میں آپکی باتوں پر ص کرتا ہوں - بیشک مسیحی حقدار ہیں - مگر آپکی شکایت فضول ہی - گورنمنٹ ایسی باتوں سے نہیں پسیجیگی - وہ شاید ہندو و مسلمانوں سے ڈرتی ہی ؎

عبث کرتا ہی تو ہم سے خیال یار کا شکوہ
جو بھولے آپکو اپنی دل اُسے پھر یاد کیا کیجے

الف - خیر صاحب - بادشاہ کے حضور عرض کرنی گستاخی نہیں ؏ ہر کرا در کار رسد لاچار گوید وائے را + میں تو یہہ چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ہمکو اِن سب باتوں کا ایکدفعہ صاف جواب دیدے - تو صبر کرینگے روز کی ہائے ہو سے چھوٹینگے - اُمید تو ہی کہ عادل گورنمنٹ ضرور ہم عاجز و محتاجوں کے حال پر رحم فرمائیگی اور انصاف کو بھی ہاتھ سے نہ دیگی +

؎ کیا حال زار اپنا سُنانے سے فائدہ
شکوہ عبث ہی اُن کی توجہ ادھر نہیں

[illegible]

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

ہم نے اتفاقیہ ایک پرچہ اخبار نور افشاں کا دیکھا جس سے ظاہر ہوا کہ جو آرٹیکل یعنی مضمون بحث مذہبی بہ پیرایہ پُل تواریخ درج ہو اُس سے یہہ مترشح ہوتا ہو کہ پوپری کو برخلاف دین عیسوی ملزم و متہم قرار دیا۔ جسکے پڑھنے سے ایسا ظاہر ہوتا ہو کہ مضمون پُل تواریخ کے بانی صاحب نے تمام عمر اپنی بقدر استطاعت تواریخ ہائے میں ہی صرف کی مگر تاہنوز روز اول ہی ہو۔ کیونکہ جو صاحب پُل تواریخ تیرہویں چودھویں و پندرہویں صدی سے صحیح دینی تعلیم مذہب عیسوی کا ہونا اپنے مضمون میں لکھتے ہیں ہیں اور خصوص اُن اشخاص کو جو برخلاف تعلیم اصلی کلیسیا کے رہے اور جنکو کلیسیا موصوف نے اخراج کیا۔ اُنکو محراب پُل پر ہونا قرار دیتے ہیں سو یہہ بھی نہائت کمزوری اور افسوس کا امر ہو۔ پوشیدہ نہ رہے۔ کہ پہلی ہی صدی سے کلیسیا کے برخلاف مفسد دین عیسوی ہوئے تھے تو اُنکو محراب پُل پر کھڑا نہ کرنیکا کیا باعث۔ اور یہہ ہی دلیل تحریر مضمون مندرجہ صدر ہی۔ دیگر یہہ کہ تواریخ سے پوپ ہائے کو ملزم و متہم کرنا بھی بیجا ہی۔ کیونکہ تواریخوں میں باہم اختلاف ہوا کرتا ہو البتہ بائبل کے حوالے سے اِن پاک لوگوں کے سلسلے و تعلیم کو بیجا قرار دیتے تو درست تھا۔ لیکن ایسا نہ کیا بلکہ تواریخ کے حوالے دیکر ناحق اپنی قلم کو تکلیف دی۔ صاحب پُل تواریخ چشم غور سے کتاب پاک انجیل و دیگر بیانات پوپ ہائے کو دیکھتے تو بلاشک ظاہر ہوتا۔ کہ رومن کیتھلک کہ جو اصلی کلیسیا مذہب مسیح مذہب ہو اُسی کی کوشش بلیغ سے تمام یورپ میں کلام الہی نے خاطر خواہ ترقی پائی کیونکہ دوسری ہی صدی سے جا بجا اطراف روم میں پوپ ہائے نے بشپ وغیرہ بھیجکر گردنواح کے باشندوں کو بت پرستی سے باز رکھ کر معتقد دین مسیح کیا اور کرتے رہے۔ حتیٰ کہ پانچویں و چھٹی و ساتویں صدی میں بعنایت الہی و نجات دہندہ یعنی حضرت عیسیٰ مسیح دیگر ملکوں مثل انگلستان وغیرہ میں بشپ وغیرہ بھیجکر تمام گمراہوں کو بشارت انجیل دیکر راہ راست پر لائے اگر اِن دیندار لوگوں کو خداوند عیسیٰ مسیح برکت نہ دیتا اور اپنے وعدہ کے موافق کہ میں دُنیا کے اخیر دن تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔ نہوتا تو ایسی بڑی بھاری کامیابی و برکت اُنکے کام میں کبھی نہ ہوتی۔ جائے غور ہو کہ حضرت عیسیٰ مسیح و روح قدس کا اصلی کلیسیا کے پاک کارپردازان پر سایہ بارہ سو برس تک تھا یا نہیں جیسا کہ حضرت پطرس کی پہلی ہی وعظ پر تین ہزار آدمی کے قریب کلیسیا میں شامل ہوئے دیکھو رسولوں کے اعمال ۲۔باب ۴۱۔آیت + (باقی آئندہ)

راقم سنویل الگزنڈر

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

آپ کے اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۹ء میں ایک سوال بدیں مضمون درج تھا۔ توحید کے ماننیوالوں کی نجات ہوگی یا نہیں۔ بر تقدیر اول تثلیث کے ماننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر نہیں تو انبیا رسابقین مسیح اور اُنکی نجات کا کیا حال ہوگا۔ جسکا جواب ہم ذیل میں تحریر کرتے ہیں مہربانی فرماکر درج اخبار فرماویں +

جو شخص توحید کا قایل اور تثلیث کا منکر ہو میری سمجھ میں اُسنے خدا کو ٹھیک طور سے نہیں پہچانا۔ جیسا کہ کلام سے ظاہر ہو جو کوئی بیٹے کا (تثلیث کا دوسرا اقنوم) انکار کرتا ہی باپ سے اُس کو واسطہ نہیں ہی۔ پر وہ جو بیٹے کا اقرار کرتا ہی باپ سے بھی واسطہ رکھتا ہی۔ ۱۔یوحنا ۲ باب ۲۳۔آئت اِس آئت سے ظاہر ہو۔ کہ منکر تثلیث کو خدا سے کچھ واسطہ نہیں ہی۔ کیونکہ اُسنے خدا کو ٹھیک طور سے نہیں پہچانا ہی۔ پھر ۱۔یوحنا ۴۔۱۶۔میں مرقوم ہو۔ جو کوئی اقرار کرے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہو خدا اُس میں اور وہ خدا میں رہتا ہی۔ جاننا چاہیئے کہ یسوع مسیح تثلیث کا دوسرا اقنوم ہو اور جبتک انسان تثلیث کا قایل نہ ہو وہ مسیح کا اقرار کر نہیں سکتا۔ پس منکر تثلیث نہ خدا میں اور نہ خدا اُس میں ہی۔ پھر ۱۔یوحنا ۵۔۲۰ میں لکھا ہو۔ ہم اُسمیں جو حق ہی رہتے ہیں یعنی یسوع مسیح میں جو اُسکا بیٹا ہو خدا برحق اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہو۔ یہاں پر یوحنا رسول منکر تثلیث کو حق اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم رکھتا ہی۔ اور پھر یوحنا کی انجیل ۱۷۔۳۔اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہو کہ وہ تجھکو اکیلا سچا زندہ خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانیں۔ اِس آئت کے مطابق بھی تثلیث کا منکر ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہی۔ اور پھر مرقس کی انجیل ۱۶۔۱۶۔ میں لکھا ہی۔ جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہو نجات پائیگا۔ اور جو کوئی ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم ہو چُکا۔ واضح ہو کہ بپتسمہ تثلیث یعنی باپ بیٹے روح القدس کے نام سے دیا جاتا ہی اور جبتک انسان تثلیث کا قائل نہو بپتسمہ پا نہیں سکتا اور جو ایمان نہیں لاتا یعنی تثلیث کا قایل نہیں ہوتا اُسپر سزا کا حکم ہو چُکا۔ پس منکر تثلیث کبھی نجات نہیں پائیگا۔ اور انبیاء سابقین مسیح سب کے سب تثلیث کے قائل تھے۔ چنانچہ موسیٰ کی کتاب توریت لفظ الوہیم جو حسب قاعدہ صرف نحو جمع کا صیغہ ہو ۱۰۰ دفعہ آیا ہو۔ اور پھر واعظ ۱۲۔۱۔ ایوب ۳۵۔۱۰۔ یسعیاہ ۵۴۔۵ یرمیاہ ۳۳۔۱۳ و ۲۳۔ وہی الفاظ جنکا ترجمہ خالق اور شوہر ہوا ہو سب جمع کے صیغے ہیں۔ اور لفظ الوہیم جو جمع کا صیغہ ہو واحد فعل کے ساتھ ملایا گیا ہو۔ جیسا کہ پیدایش ۲۰۔۱۳۔ میں لکھا ہو۔ پھر یشوع نے لوگوں کو کہا کہ تم خداوند کی بندگی نہ کر سکوگے۔ کیونکہ وہ قدوس خدا اور غیور خدا ہو۔ جسکا اصلی ترجمہ یوں ہو۔ تم خداوند کی بندگی نہ کر سکوگے کیونکہ وہ مقدس خداؤں اور غیور خداؤں ہو۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ یہودی لوگ بہت خداؤں کے قایل نہ تھے بلکہ توحید پرست تھے اور لفظ الوہیم کا واحد فعل کے ساتھ ملانے سے قوی دلیل ہو کہ وے تثلیث کے قایل تھے اور پھر سردار کاہن کی سہ چند برکت سے جو خدا کے حکم سے جماعت کو دیتا تھا تثلیث کی ایک قوی دلیل ہو۔ گنتی ۶۔۲۴ ۲۵ و ۲۶۔آئت۔ اور پھر داؤد نبی ۲ زبور میں صاف تثلیث کا اقرار کرتا ہی پڑھکر دیکھ لو۔ اور پھر ہمارے نجات دہندہ اور اُسکے شاگردوں کی وعظ سے بھی ظاہر ہو کہ اہل یہود تثلیث کے قایل تھے کیونکہ جب کبھی اُن کے درمیان وعظ کیا گیا تو ایسے طور پر کیا گیا گویا کہ وے اُس سے واقف تھے۔ پس زمانہ پیدایش سے لیکر آجتک جنھوں نے نجات

بائی - وے سب تثلیث کے قایل تھے ❖

راقم - بوٹا سنگھ بیٹر از آر - پی مشن رُوڑکی -

بائبل کا الہامی ہونا

(سلسلہ کیلئے دیکھو نورافشاں نمبر ۳ جلد ۱۸)

کیا تم خیال کرتے ہو کہ اگر بائبل کے مصنف کوئی عالم ہوتے اور بہت سے عالم اسکی نظرثانی کرتے تو پھر کیا ہم نوح کا متوالا ہونا یا ابراہیم کا فریب یا یعقوب کا دغا یا پولوس اور برنباس کے جھگڑنے یا پطرس کے جھوٹ بولنے اور قسم کھانے کی بابت کبھی سُنتے کبھی نہیں وہ نیک آدمی جب اس بات تک پہنچتے تو کہتے کہ اسکے ذکر میں کچھ فائدہ نہیں یہہ بات گذر گئی ہی اور اسکے کہنے سے صرف نقصان ہی نقصان ہوگا اگر ایسے مشہور پادریوں کا گروہ بائبل کو تیار کرتا تو اسمیں ایسے آدمیوں کی تواریخ پائی جاتی جو بجائے بیچارے گنہگار ہونیکے ایماندار اور خداترس کے نمونے ہوتے کبھی کبھی کوئی آدمی اپنی تواریخ آپ لکھتا ہی اور اپنی موت کے بعد اسکا شایع کرنا کسی دوسرے پر چھوڑ جاتا ہی تو بہرحال اپنے ذلیل کاموں کو ایک طرف کرکے نیک کاموں کو جتنے اسکے یاد میں آسکتے ہیں درج کرتا ہی - اور تم اُسکی کتاب کو پڑھکر متعجب ہوکر دل میں سوچو گے کہ وہ کیا اچھا آدمی تھا - لیکن جب خدا کسی کی تعریف لکھتا ہی تو سچ سچ لکھتا ہی اور تھوڑے آدمی ہونگے - جو ایسی تاریخ کو جو سچ سچ لکھی گئی ہی شایع ہونا پسند کرینگے - فرض کرو کہ کوئی جوان آدمی دیہات سے شہر کو آوے شاید وہ ایک امیر آدمی کا بیٹا ہی جسکے پاس حد سے زیادہ روپیہ ہی اور وہ شہر کے سیر کو آیا ہی گھوم گھام کر خطرناک جگہوں میں پڑتا ہی دوسری فجر کو گرفتار ہوکر عدالت پولیس میں حاضر کیا جاتا ہی جب تم اس صبح کا اخبار دیکھو گے تمہارے دل میں یہہ اُمید ہوگی کہ اسکے مقدمہ کا پورا بیان ملیگا - کیا یہہ اُمید ہوگی ؟ بلکہ تم کو اس مضمون کا ایک فقرہ نظر آئیگا - کہ کل کوئی جوان آدمی دیہات سے شہر کو آیا تھا جو پھر پھرا کر بدصحبت میں پڑ گیا اور آج علالت پولیس میں گرفتار ہوکر لایا گیا حاکم پولیس نے اُسکو تنبیہہ و بطر آئندہ کے واسطے ہدایت کی - غرض جب کوئی امیر کا بیٹا شہر میں آکر متوالا ہو جاتا اور بدمستی کی حالت میں چوٹ پر چوٹ کھاتا ہی تو اسکی نسبت اس سے زیادہ اور کوئی خبر نہ ہوگی لیکن اگر وہ غریب آدمی کا بیٹا ہی جس کے بدن پر کرتا تک نہیں ہی تو نہ صرف اس کا نام بلکہ اسکے باپ دادا کا نام اس کا حسب نسب اور اسکی ذات پات سب کُھل جائینگی اسی طرز پر انسان تاریخ لکھتے ہیں لیکن جب خداوند کسی گنہگار آدمی کا حال لکھتا ہی تو غریب گنہگار کو چُن کر اُسکا حال نہیں کھولتا - نیز وہ صلیب پر لٹکے ہوئے چور کا نام نہیں لیتا - اور نہ اس بیچاری عورت کا جسنے خداوند کے پیروں کو اپنے آنسوؤں سے دھویا اور نہ اس گنہگار عورت کا جسکو اُسنے کہا میں بھی تجھہ پر حکم نہیں کرتا - جا اور پھر گناہ نہ کر لیکن وہ داؤد بادشاہ کو تخت سے اُتار کر ٹاٹ پہنا کر راکھہ پر بٹھاتا ہی اور اُسکے دل سے یہہ نوحہ نکلتا ہی - اے خدا اپنی رحم دلی کے مطابق مجھ پر شفقت کر اپنی رحمتوں کی کثرت کے موافق میرے گناہ مٹا دے - اور جب وہ معاف اور صاف کیا گیا ہی خدا اسکے تمام گناہوں اور برائیوں کا پورا پورا بیان کرتا ہی اور تخت نشین بادشاہ کو اس قدر قدرت نہیں ہی کہ انکو مٹا سکے لیکن وہ تاریخی واقعہ بچا تا ہی - اور تین ہزار برس تک بیدینوں کو اسپر ٹھٹھہ کرنیکا موقعہ ملتا ہی وہ کتاب جس میں خود اسکے مضمون کے گناہوں کا ذکر ہی اور جو ہمکو بتلاتی ہی کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں وہ گویا اپنی سچائی کا ثبوت رکھتی ہی ❖

اب ہم ان اعتراضوں کی بابت جو بائبل پر لگائے جاتے ہیں بیان کرینگے - آدمیوں کو اعتراض پسند ہیں اسی واسطے وہ کہتے ہیں کہ بائبل میں بیہودگیاں غلطیاں اور اختلاف پائے جاتے ہیں تم نے سب ایسی باتیں سُنی ہونگی شہر (باسٹن) میں ایک لکچر کے بعد ایک آدمی جو پہلے پادری تھا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بائبل سچی نہیں ہی کیونکہ اس میں موسیٰ کے بٹیر کی کہانی ہی وہ یہہ ہی کہ بنی اسرائیل کو گوشت کی خواہش ہوئی اور خدا نے انکے لئے دریا سے بٹیریں اُڑا کر بھیجدیں اور انہیں خیمہ گاہ کے گرداگرد ادھر اُدھر ایک دن کی راہ تک پھیلا یا ایسا کہ وے زمین پر دو ہاتھ چڑھ گئیں - اور بنی اسرائیل انکو ایک مہینہ تک کھاتے رہے میرے پاس ایک بیدین اخبار ہی جو کہ باسٹن شہر میں چھپتا ہی جس میں ان بٹیروں کی کہانی ہر ایک کالم دلایل اور حساب سے بھرا ہوا ہی - اور اس حساب سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ کوئی کس اکیس لاکھ اٹھاسی ہزار چھ سو تینتالیس بشل بٹیروں کی ملی ہونگی اور یہہ اسکی ایک مہینہ کی خوراک ہی اور ایک وقت کے کھانے کیواسطے اُنہتر ہزار چھ سو بیس بشل ہوتے تھے اور اس واسطے بائبل سچی نہیں ہی - میں نے اس آدمی کو جواب دیا - کہ بائبل کا یہہ مطلب نہیں ہی جو اُس نے کہا ضرور ہی - لیکن میں نے جواب دیا کہ جیسا تم کہتے ہو ویسی کوئی بات نہیں وہ اسپر بحث کرنے لگا میں نے کہا اچھا دکھلاؤ اور جب تم بیدین سے کہو کہ بائبل سے فلانی بات نکالو تو تمہوگا تم اُسکو تنگ کر دوگے - وہ جگہہ نہ نکال سکا سو میں نے گنتی کا گیارہواں باب نکالکر پڑھا کہ پرندوں کو زمین پر لکڑی کی طرح چُنے جانیکے بجائے بائبل میں بیان ہی کہ خداوند انکو سمندر سے لایا اور لشکرگاہ کے گرداگرد ادھر اُدھر ایک دن کی راہ تک پھیلایا ایسا کہ وہ زمین پر دو ہاتھ بلند ہوئیں یعنی زمین پر فاصلہ سے اُڑنے کے بجائے وہ اُسکے نزدیک لائی گئیں - حتیٰ کہ صرف تین ہاتھ پر آگئیں تاکہ جو چاہے انکو پکڑ سکتا تھا مثلاً میں کہوں کہ جنگلی مرغابیوں کا گروہ اُڑتے اُڑتے گرجے کے منار تک پہنچ گیا اور کوئی آدمی بیدین اس کہنے کو یوں سمجھے کہ گویا میں نے یوں کہا تھا کہ مرغابیاں زمین پر جمع ہوتے ہوتے منار تک یعنی ایک سو فیٹ تک پہنچ گئیں یہہ اُن حجتوں کا نمونہ ہی جن سے بیدین لوگ ثابت

جلسہ الوداعی

پادری - اے - جی - نارمن - بی - اے

پرنسپل چرچ مشن سکول امرتسر

۴ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء کو ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے مشن سکول کے ہال میں پادری نارمن صاحب کا جلسہ الوداعی بڑی دھوم دھام سے ہوا - پادری رابرٹ کلارک صاحب چیرمین تھے - اول انگریزی میں ایک گیت گایا گیا - اور پھر چیرمین موصوف نے بہت شستہ اور پُر رونق تقریر فرمائی جسکا خلاصہ مجملاً یہ تھا کہ آج ہم سے ایک رفیق اور منتظم عزیز جدا ہوتا ہی جسکا رنج نہ فقط عموماً مجھکو بلکہ خصوصاً تمام حاضرین وطلباء سکول کو ہی - بعد اسکے ایک ایڈریس اور گولڈن واچ پرنسپل صاحب کے پیش کی گئی - پھر نائٹ سکول کیطرف سے ایک ایڈریس اور سُنہری انجیل پیش ہوئی اور ایک ہونہار طالبعلم عزیزالدین صاحب نے پادری صاحب موصوف کی شان میں ایک قصیدہ پڑھا - اُسوقت تخمیناً ہزار بارہ سو آدمیوں کے قریب بھیڑ بھاڑ تھی (اکثر ذوی الاقتدار روسائے شہر و پادری صاحبان ومس صاحبان و دیگر انگریز موجود تھے) پادری صاحب موصوف نے اشیاء نذر کردہ کو منظور فرماکر بہت نرم نرم الفاظوں سے جو دل میں گھر کرتے جاتے تھے اُنکا شکریہ ادا کیا - اور سکول کی بہبودی کے بارہ میں چند تدابیر بیان فرمائیں - اور پادری آر - ویڈ صاحب نے سب حاضرین و پادری صاحب موصوف اور اُنکے جانشین کے لئے دُعا کی اور برکت چاہی - بعدہٗ انگریزی میں ایک اَور گیت گایا گیا اور جلسہ برخاست ہوا +

ہم اہل لودیانہ کی خدمت میں عموماً اور طلباء سکول کی خدمت میں خصوصاً مبارکباد عرض کرتے ہیں - جنکو ایسا اخلاق مجسّم اُستاد نصیب ہوا - ہم صاحب موصوف کے اوصاف میں زیادہ لفّاظی کو کام میں نہیں لاتے اسی پر اکتفا کرتے ہیں - کیونکہ (مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید) +

راقم - ایم - ایل - نامہ نگار

منقولات

پرتگال وانگلستان

یورپ میں صلح وجنگ قوم پر موقوف ہی درحقیقت اُس ترقّی یافتہ خطّۂ اعظم میں قوم سے حکومت ہی - اور حکومت سے قوم - جب کبھی شاہان عظّام کے باہم کسی پولیٹیکل مسئلہ کے متعلق اُلجھاؤ پیدا ہو جاتا ہی تو شاہوں کی طبائع کیسے ہی صلح پسند کیوں نہ ہوں لیکن اگر قوم صلح کو پسند نہ کرے صلح کا ہونا نہایت دشوار ہو جاتا ہی - علیٰ ہٰذالقیاس اگر سلاطین یورپ جنگ کرنا چاہیں غیر ممکن ہی کہ بغیر قوم کی استرضا کے جنگ کر سکیں غرضکہ یورپ میں قوم ہی جنگ کراتی ہی اور قوم ہی پر صلح کا انحصار ہی - انگلستان و پرتگال کا قضیّہ قریب طی ہونے کے تھا کہ قوم پرتگال نے خاص دارالحکومت میں برخلاف شاہی گورنمنٹ پرتگال وہ جوش خروش ظاہر کیا کہ اُس غضبناک قومی کردار وگفتار سے وزارت پرتگال کو مجبوراً استعفا پیش کرنا پڑا - پرتگال کی دارالسلطنت میں یہہ شورش اور قومی غوغا صرف اسوجہ سے ہو رہا ہی کہ پرتگال کے وزیروں نے انگلستان کے ساتھ ایک ایسے تصفیہ کا ارادہ کیا ہی جسکو پرتگالی اپنی قومی اور ملکی عظمت وشان کے بالکل خلاف سمجھتے ہیں اور اسی خیال سے اُنہوں نے صرف زبان وقلم سے مہذبانہ تشویش نہیں پھیلا رکھی ہی بلکہ اپنے وزیروں اور خاص برٹش سفیر کی کوٹھیوں پر ایک وحشیانہ قسم کا حملہ کرکے انکے دریچے اور آئینے توڑ پھوڑ کر پھینک دیئے ہیں یہہ تمام کیفیت آج کے اخبار میں بصیغۂ تار برقی درج ہی خیال کیا جاتا ہی - کہ جب قوم کے جوش کا اثر اس حد تک پہنچا کہ پرتگال کی منسٹری مستعفی ہو گئی تو آئندہ جدید منسٹری انگلستان سے کیونکر افریقہ کے تعلقات کا تصفیہ کریگی ابھی تک جدید وزراء کے تقرر کی نسبت کوئی خبر نہیں آئی ہی غالباً دو چار روز میں جدید منسٹری مرتّب ہو جائے جو منسٹری اب مرتّب ہوگی اُسکو بھی انگلستان سے تصفیہ کرنے میں نہایت دشواری ہوگی وہ ہرگز ایسا فیصلہ نہیں کر سکتی کہ اُس سے قوم پرتگال کی پُر جوش حالت رفع ہو جائے کیونکہ انگلستان کے دعاوی ایسے زبردست وحق بجانب تھے کہ اُنکو استعفا دینے والی وزارت نے تسلیم کر لیا تھا اور نیاسا لینڈ سے فوج کی واپسی کی تجویز پختہ ہو چکی تھی پس اگر جدید وزارت انہیں تجاویز کو بحال رکھے گی تو اندیشہ کیا جاتا ہی کہ کہیں وہ اور اُسکی تجاویز بھی اُس قومی جوش کے سیلاب میں مثل خس وخاشاک بہ نجائیں اور اگر جدید وزارت نے سابق کی منسٹری کی پیروی نہ کی اور معاملات کا تصفیہ قومی خواہشوں کے مطابق کرنا چاہا تو انگلستان اُسکو تسلیم نہیں کر سکتا - اس حالت پر جب غور کیا جاتا ہی تو بجز اسکے اور کیا رائے قائم ہو سکتی ہی کہ یا وزرائے پرتگال انگلستان کا حق تسلیم کرکے اپنی قوم کو ناراض رکھیں یا معاملات میں بجائے سلجھانے کے اُلجھاؤ پیدا کرتے رہیں جسکا آخری نتیجہ جنگ ہی - ظاہر ہی کہ پرتگال انگلستان سے جنگ کرکے کامیاب نہیں ہو سکتا - انگلستان کے مقابلہ میں پرتگال کی کچھ ہستی نہیں ہی - بہرصورت دیکھئے انگلستان و پرتگال میں آئندہ کیونکر تصفیہ ہوتا ہی +

ازکوہ نور لاہور ۱۶ جنوری سنہ

افغانی افواج کی طاقت پر جب نظر غور ڈالی جاتی ہی تو یہہ خیال بیجا نہیں معلوم ہوتا کہ امیر نے جو مزار شریف پر اپنے ناخن جما رکھے ہیں اور اپنا ہلنا اُس مقام سے نامناسب سمجھ رکھا ہی تو صرف اس غرض سے ہی کہ اپنے ملک کی حفاظت فوجی طاقت کے ساتھ اچھی طرح کریں اور دشمن کے حملہ سے

انکو بچاویں۔ اسوقت امیر کی کل افواج کی تعداد پچاس ہزار ہی اور کابل کے کارخانے ان افواج کیواسطے اسوقت تک فی آدمی دو دو کارتوس سالانہ تیار کرتے ہیں چونکہ ہر ایک کارتوس ہاتھ سے بنانا پڑتا تھا مسٹر طامسن پی پاین نے کابل میں کارتوس بنانے کے لئے دو مشین قایم کیں جو فی گھنٹہ دو ہزار کارتوس تیار کر سکتی ہیں۔ مارٹینی ہنری رائفل تیار کرنیکی کابل میں تیاری کرائی گئی ہی۔ وہ انگلش ماہر علم جرثقیل بھی ہیں جنھیں ایک کارتوس اور دوسرا رائفل بنانا ہی۔ مسٹر پاین ایک اور کل لینے کو انگلستان گئے ہوئے ہیں۔ انکے واپس آنے پر کارخانے میں کام شروع ہو جائیگا۔ اسوقت یہہ امر قابل غور ہی۔ یقینی امر ہی کہ پہلے اس سے کہ کلیں نہ آئی تھیں تو ایک لاکھ کارتوس سال بھر میں تیار ہوتا تھا اور جب کہ دو کلیں جاری ہو جاوینگی تو دونوں فی گھنٹہ بیس ہزار کارتوس تیار کر سکتی ہیں اور یہہ بڑی اعلیٰ درجہ کی بیرونی حکمت عملی ہی +

مہر نیمروز بجنور ۱۴ جنوری

مختلف واقعات

نیشنل کانگریس کے ممبروں کا یہہ خیال اُس سوداگر جزیرہ کیش کے خیال سے کم نہیں جسکا ذکر شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے گلستان میں لکھا ہی کہ نیشنل کانگریس کے استقرار ہونے کے واسطے اسباب کی ضرورت بیان کی گئی ہی کہ تمام ہندوستان سے ۲۰ لاکھ روپیہ یکبار جمع کیا جاوے۔ اسکے سالانہ سود سے کافی ووافی رقم ہر سال میسر ہو سکے گی۔ اور پھر چندہ وغیرہ جمع کرنیکی تکلیف مطلق نہ رہیگی۔ شاید یہہ چندہ ۲۰ لاکھ بیس برس سے کم میں نہ جمع ہوگا نیشنل کانگریس کے ممبر اپنے اپنے میراث خواروں اور جانشینوں کو وصیت کرتے رہیں اور چلتے جاویں کیونکہ ع درسال دگرے خورد زندہ کہ ماندہ +

بعض اخبار بھی غضب کی پیشین گوئی کرتے ہیں کہ لوگوں کے خیالات کو قلمبند کر دیتے ہیں خاصتہ یورپ کے اخبار بیان کیا گیا ہی کہ چودہ شاہزادہ جو خود حکمران یا تخت کے ولیعہد ہیں کنوارے بیٹھے ہیں اور یہہ بات بھی ظاہر ہی کہ شہزادوں کو بیبیوں کی کیا کمی ہی اس بنا پر یا دو کسی قرینہ سے سوسائٹی لنڈن کے اخبارات نے یہہ پیشین گوئی کی ہی کہ شہزادہ البرٹ وکٹر کی جنکی عمر اب پچیس برس کی ہی اور ہندوستان میں دورہ کر رہے ہیں انکی شادی انکی پھوپی زاد بہن شہزادی وکٹوریا سے ہوگی۔ ہمارے نزدیک شہزادہ وکٹر کو اس پیشین گوئی پر اخبارات سوسائٹی کو امیدوار انعام کرنا چاہئے کہ ایک برجستہ پیشین گوئی کرکے ایسی حسینہ جمیلہ عالی خاندان کی لڑکی سے شادی ہونیکا مژدہ سنایا +

اخباروں میں اب یہہ خبر لکھی جا رہی ہی کہ یہہ محدود کونسل غیر محدود ہو جانیکی خبر ہی اور اسکا بل کونسل میں پیش ہونیوالا ہی۔ اسکے محدود ہونیکا پہلے کسکو خیال تھا اور لارڈ ڈفرن کی تقریر پر کسنے اعتبار کیا تھا ہم پہلے ہی اسکے غیر محدود ہونے پر پیشین گوئی کر چکے ہیں +

ہمعصر اودھ پنچ نے ایک اشو میں ایک کارٹون دیا ہی جسمیں کانگریس کو ریلوے انجن کی صورت میں دکھایا ہی اور اُسمیں مسٹر ہیوم کو ڈریور قرار دیا ہی۔ واقعی ہمارے ہمعصر کا خیال بہت نازک ہی مگر ہمکو اسبات کا پایوں کیلئے فروگذاشت کا سخت تعجب ہی کہ مسٹر بریڈلا کو جو اس جہاز کے ناخدا اور اس پارٹی کے بہت بڑے مصلاحی ہیں اور ہندوستان کے بڑے بھاری خیرخواہ مانے گئے ہیں کچھ بھی کرکے نہ دکھایا گیا انکا رتبہ ہمارے ہمعصر نے گارڈ کا بھی نہ رکھا +

آفتاب پنجاب ۱۳ جنوری ناقل ہی کہ گذشتہ شنبہ کو عدالت کلکتہ میں ایک مقدمہ پیش ہوا جسمیں ایک نوعروس بو گندرو بالا داسی نامی کی موت افیون کے ذریعہ واقع ہوئی یہہ لڑکی بارہ سالہ تھی ۹ دسمبر ۱۸۸۹ء کو اپنے شوہر کے گھر میں فوت ہوئی۔ اور صرف پندرہ دن شوہر کے گھر رہی تھی۔ مگر اسکی ساس کی بہن نے اسکی زندگی تلخ کر دی۔ اُسنے چاہا کہ اپنی ماں کے گھر جائے مگر جانا نہ ملا۔ پھر اُسنے ماں کو ایک چٹھی لکھی مگر شوہر نے خبر پا کر وہ چٹھی چھین لی اور چاک کر ڈالی۔ تب وہ بالکل مایوس ہو گئی اور غالباً اُسنے خود ہی افیون کھا کر اپنی جان عزیز ہلاک کر دی۔ افیون کھانے پر پیٹ میں سخت درد اُٹھا۔ مریضہ ہسپتال پہنچائی گئی۔ جہاں پہنچکر تھوڑی دیر بعد مر گئی۔ شبہ پیدا ہونے پر شکم چاک کیا گیا تو افیون برآمد ہوئی۔ اب مقدمہ عدالت میں ہو رہا ہی دیکھئے کب فیصلہ ہوتا ہی۔ حد سے زیادہ سختی کرنیوالوں کو یہہ خبر ذرا غور سے پڑھنی چاہئے +

تحصیل بہاوران ریاست بیکانیر کے نائب تحصیلدار اور ایک شخص جو انکے پاس رہتے تھے اُنہوں نے گنگا شاہی روپیہ کا سکہ جعلی بنا کر چلا دیا تھا چنانچہ عرصہ تخمیناً ایک ماہ تک روپیہ چلتا رہا آخر کو بھید کھُل گیا ہر دو جعلساز گرفتار کئے گئے محکمہ نظامت سے دونو شخصوں کو پانچ پانچ سال کی قید کی سزا تجویز ہوئی۔ محکمہ اپیل کورٹ سے نائب تحصیلدار صاحب تو بری ہو گئے لیکن نوکری سے برخاست۔ دوسرے شخص کو پانچ سال قید کی سزا ہوئی +

میونسپلٹی بریلی کے دفتر سے جہاں سکرٹری چنگی کا اجلاس ہوتا ہی جو خاص حضور تحصیل میں ہی چوری ہوئی صبح کو قفل کنجی سے کھلے ہوئے ملے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہی۔ محرروں پر شبہ کیا جاتا ہی +

امرتسر کی انجمن اسلامیہ میں جو جلسہ مسٹر بریڈلا کے متعلق ہوا تھا جسکا کہ یہہ منشا تھا کہ اُس مسودہ سے مخالفت کیجائے اور پارلیمنٹ میں ایک میموریل بھیجا جائے کہ ایسا مسودہ قبل از وقت ہی اور اس سے مسلمان مخالف ہیں۔ اُس جلسہ کے اس قسم کے رزولیوشن کا چرچا ہو رہا ہی اور لوگوں کا خیال ہی۔ کہ اسلامی انجمنیں اسیواسطے قائم ہوئی ہیں کہ جب کسیکی جانب سے ہندوستانیوں کیواسطے تحریک ہو تو یہہ مخالفت کریں (نورافشان) لوگوں کا خیال محض غلط ہی مسلمان ہندوستانیوں

کی بہبود کے بدخواہ نہیں۔ مگر ایسی واہیات میں شامل ہونا نہیں چاہتے +

لنڈن ۱۱ جنوری زار روس کی بیماری کی نسبت ڈاکٹروں نے علامات زہر اُس پوشاک میں دریافت کی ہیں جو بنام "وردی جرمن" مشہور ہی جسکے پہنتے ہی زار کی طبیعت علیل ہوگئی تھی +

اخبار ونٹی فیر کی یہہ خبر بالکل بے بنیاد ہی کہ شہزادہ وکٹر کو یکایک انگلستان میں بلا لیا جاویگا۔ کیوں نہو اُس اخبار کا نام ہی ونٹی فیر ہی جسکے معنی ہیں میلۂ بطلان +

کسی جرنیل نے بعد فتح کرنے ایک مہم کے اپنے سپاہی سے پوچھا کہ تونے اس فتح میں کیا بہادری کا کام کیا اُسنے کہا کہ مینے دشمن کے ایک سپاہی کا پانو کاٹ ڈالا۔ جرنیل نے کہا پانو کاٹنے سے کیا حاصل سر کیوں نہ کاٹا۔ سپاہی بول اُٹھا کہ سر تو اُسکا پہلے ہی سے کٹا پڑا تھا +

شہنشاہ چین اپنی بیوی سے محبت نہیں کرتے جسکو اُنکے واسطے اُنکی والدہ شہنشاہ بیگم نے منتخب کیا تھا۔ وجہ یہہ معلوم ہوئی کہ وہ خوبصورت نہیں ہی +

سُنا گیا کہ جنرل گارڈن جو خرطوم میں قتل ہوئے تھے اُنکے صاحبزادے امریکہ سے جہاں وہ گئے ہیں ہندوستان میں آئینگے اور ممالک مغربی شمالی و اودھ کے پولیس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہونگے +

سلطان روم کا شہنشاہ جرمن کی مہمانداری میں پندرہ لاکھ روپیہ خرچ ہوا جسمیں تخمیناً نو لاکھ کے جواہرات تھے جو بطور تحفہ دیئے گئے +

ریوڈی جنیرو برازیل کی ریپبلک نے ایک ڈگری صادر کی ہی جسکی رو سے گورنمنٹ اور چرچ علیحدہ کیئے گئے ہیں +

لنڈن ۱۱ جنوری لارڈ سالسبری اپنے نوٹ میں تحریر پرتگال کو مصالحت آمیز خیال کرتے ہیں جس سے امر متنازعہ فیہ کا باہمی طور پر فیصلہ ہونا مدنظر ہی +

فرانس کے مقبوضات واقعہ ہند میں بھی فوج کا بڑھانا شروع ہوگیا ہی۔ معلوم نہیں کہ فرانس کو اس فضول خرچی کی کیا وجہ سوجھی ہی +

راوی بحوالہ دوربین لکھتا ہی کہ راولپنڈی میں چند ربایا سردار ایوب خان کے شاگرد پیشہ افغان کرتے ہیں اور پولیس ایسے لوگوں کی تلاشی نہیں لے سکتی +

لنڈن ہفتہ حال میں ۲ ہزار ۷ سو اموات واقع ہوئیں جو معمول سے ۸۱۰ زیادہ ہیں انمیں ۶۷ اموات بوجہ انفلوئنزا واقع ہوئیں +

آتشزدگی۔ گوالیار میں جو مہاراجہ کے جشن شادی کے لئے آتشبازی تیار ہوئی تھی اُسمیں آگ لگ گئی جسکے صدمہ سے نو مرد و عورت جلگئے +

رفیق ہند سے بعد مُدّت آج پھر ملاقات ہوئی ہم نے تو اپنے معمولی ہمعصر ملاقاتیوں کے رجسٹر سے آپ کا نام کاٹ دیا تھا۔ مگر خیر پھر درج کرلینگے۔ کیونکہ آپ بیشک رفیق ہند ہیں +

لنڈن جنوری ۱۴۔ مسٹر گلیڈسٹون نے اپنے اسپیچ میں بمقام ہورڈون بیان کیا کہ میں خوش ہوں کہ انگریز اپنی عظیم ذمّہ واریوں نسبت ہندوستان کو معلوم کرنے لگے ہیں۔ اور اگرچہ وے اُس ملک میں بغیر تلوار نا قابل تھے لیکن گریٹ برٹن کو اپنی گورنمنٹ کے روشن اصول پر اپنی حکومت کو خوش اور پائیدار بنانیکے لئے بھروسہ رکھنا چاہئے۔ بغیر یہہ کہنے کے کہ اُسکی حکومت دائمی ہوگی مجھکو یقین ہی کہ وہ مُدّت دراز تک قایم رہیگی +

دہلی۔ ڈلو کاسل کو کرنل گرے صاحب نے واسطے ضیافت ہزرائل ہائینس کے جبکہ وہ ماہ آئندہ میں وہاں رونق افروز ہونگے مقرر کیا ہی۔ ڈلو کیل کے اُس کمرے کی آراستگی کا انتظام جسمیں پرنس ممدوح قیام فرمائینگے مسرس ٹربلی اینڈ کمپنی کے سپرد کیا گیا ہی۔ ہزرائل ہائینس علاوہ اتوار کے صرف ایک روز قیام رکھینگے +

لاہور کی ایک ہندو لیڈی مسماۃ ہر دیوی جو اپنی ہم وطن بہنوں کی تعلیمات کو ترقی دینے میں مشہور ہی۔ (بھارت بگنی) یعنی ہندوستانی بہنیں۔ ایک اپنے اخبار کو انگریزی میں بھی شائع کرنیکا ارادہ کرتی ہی +

فرانس اور اسپین کے اخبارات انگلستان پر حملہ کرتے ہیں کہ اُسنے پرتگال پر مقدمہ نیاسالینڈ کے جھگڑے کے مطیع ہونے پر زور ڈالا اور مخفی دھمکیاں جنگی جہازات سے ظاہر کیں +

لسبون۔ جنوری ۱۵۔ پرتگال میں جوش علی العموم پھیلتا جاتا ہی۔ کوآمبرا کے کوچوں میں انگریزی جھنڈا جلا دیا گیا۔ اور اوپرٹو میں ہجوم عام نے انگریزی کانسل کے مکان پر پتھراو کیا +

ہزرائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ اور ڈچس نے بریلی کو دیکھنا ملتوی کیا۔ بہت ناامیدی لوگوں کو ہوئی کیونکہ وہاں تیاری کامل ہوچکی تھی +

تجویز کی گئی ہی کہ حضور پرنس البرٹ وکٹر کی یادگار تشریف آوری پنجاب میں میو ہسپتال کا ایک نیا بغلی کمرہ بڑھا دیا جاویگا +

حکام کابل نے امیر کو لکھا کہ کابل اور ترکستان میں مرد اور عورت جو قید ہوتے ہیں اُنکے روزانہ استعمال میں سالانہ من غلہ صرف ہوتا ہی۔ جسپر امیر نے حکم دیا کہ وہ اشخاص جنپر کوئی سنگین جرم عائد نہیں اسوقت وے لوگ چھوڑ دیئے جاویں جبتک کوئی حاکم بغرض تجویز مقدمہ اُنکو طلب نہ کرے دو خاص جیل بنائے جانیکی بھی تجویز ہی +

خان خیوا نے گورنمنٹ روس کو یہہ اطلاع دی ہی کہ وہ موسم بہار میں بطور خیرخواہی سینٹ پیٹر برگ کو آنا چاہتے ہیں اور سینٹ پیٹر برگ میں چند ہفتہ قیام کرکے خان موصوف یورپ کا دورہ کرینگے۔ لیکن یہہ نہیں بیان کیا گیا ہی کہ وہ انگلستان کو بھی جاوینگے +

جنرل محمد عظیم الدین خان صاحب بہادر وائس پریزیڈنٹ کونسل ریاست رامپور نے حسن پور وغیرہ اضلاع مراد آباد میں ہمراہی نواب محمد حامد علی خانصاحب بہادر کے کئی دن

شکار کھیلا چار سو پچاسی جانور شکار کئے +

سیالکوٹ - موضع کوٹ قاضی ضلع سیالکوٹ میں چند سکھوں نے اُس چاہ میں جہاں سے مسلمان پانی پیتے تھے ایک سور کا بچہ ڈالدیا جسکے ظاہر ہونے پر مسلمانوں نے تھانہ سمبڑوال میں اطلاع دی - اگرچہ ڈپٹی انسپکٹر تھانہ سمبڑوال نے تعصب مذہبی سے اِس راز کو مخفی کرنا چاہا لیکن مسلمانوں نے بہت جلدی استغاثہ عدالت میں دائر کردیا - ملزمان عدالت میں جرم سے انکاری ہیں - دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے + م - ن

زار کے قتل کی نسبت جو سازش ثابت ہوئی ہے اُسمیں کئی ملزم گرفتار کئے جا رہے ہیں - امپیریل گارڈ کے کرنیل اور کئی دوسرے افسروں نے خودکشی کرلی ہے - اُمید ہے کہ زار کا بھائی ایک پولیٹیکل سازش کے باعث تھوڑے عرصہ کے بعد دارالسلطنت سے جلاوطن کیا جائیگا +

نارووال ۶ جنوری بارہ بجے دن کے ایک غضب کا ٹڈی دل آیا - آسمان کو بھی چھپا دیا - جیسے بادل آتا ہے - جنوب مشرق کے رُخ سے آیا - اور شمال مغرب کیجانب اوپر ہی اوپر چلا گیا - شکر خدا کا کہ زمین پر نہیں اُترا - ورنہ سبزی کا تنکا نہ چھوڑتا - آن کی آن میں سبزی چٹ کر جاتا - بارش ابھی تک نہیں ہوئی +

ایک پنڈت پیر نابالغ ۷۰ برس کا سن نہ منھہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت ایک پندرہ سولہ برس کی لڑکی سے شادی کر بیٹھے ہیں - دیکھئے اِس روشنی کے زمانہ کی کرتوتیں اُس بیچاری کی عمر یوں برباد ہوگی - واہ پنڈت صاحب

کیا حق پرست نہ جنت پرست ہو -

جورو پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہو

مختصر ملکوں اور شہروں کی خبریں

معلوم ہوا کہ ملک جرمنی سے خطوط اور کھلونوں کی معرفت وبائے انفلوئنزا ہندوستان میں پہنچیگی +

پیسہ اخبار لکھتا ہے اب انگلستان کے ریلوے ملازم ایکا کر کے کام چھوڑ رہے ہیں زیادہ اُجرت مانگتے ہیں +

باکو میں روسی میگزین جل گیا سخت نقصان جان وسامان جنگ ہوا +

سلطان روم نے ملاقات زار کے لئے روس کو جانے کا ارادہ مُصمم کیا ہے +

اہل آیرلنڈ نے منظور نہیں کیا کہ حضور قیصر ہند اُنکے ملک کی سیر کو جاویں +

نارووال خدا کی قدرت ہے کہ ایک عورت کی گود میں دس مہینہ کا بچہ ہے دوسرا اور جننے پر ہے +

جنرل علیخانوف کمان روسی فوج مرو سے موقوف کیا گیا - وہاں کے باشندوں نے ظلم کی شکائت کی تھی +

مسٹر گلیڈسٹون کی سالگرہ پر خدیو مصر اور شہزادہ ویلز نے بھی مبارکباد دی +

منڈی اور بمبئی کے درمیان ڈاک لٹی افسر مشتبہ اور گرفتار ہیں +

گذشتہ ۲۵ سال میں بمبئی یونیورسٹی سے ۹۵ آدمیوں نے امتحان ایم - اے پاس کیا +

میرٹھ میں لیڈی ڈفرن فنڈ کے متعلق پچھلے جلسہ میں چھ ہزار روپیہ جمع ہوگیا +

پرنس وکٹر کی آمد لاہور کی دھوم دھام کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے ۲½ ہزار روپیہ منظور کیا +

راجکوٹ کا اخبار کاٹھیاواڑ ٹائمز شروع سال سے روزانہ کیا گیا ہے +

جنرل رابرٹ کی خدمتِ ہند کا ایک سال اور بڑھایا گیا ہے +

ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ ولایت کو براہ چین جاپان وامریکہ جاوینگے +

گورنمنٹ نے راجہ صاحب چمبہ پر زور دیا کہ وہ مسٹر ایچ برائن اپنے پرائیوٹ سکرٹری کو موقوف کردیں +

مقام گنجام میں قریب ۲۷۰۰۰ جھوٹے سکے برآمد ہوئے ہیں +

کلکتہ میں ۷ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے جدید کمپنی کاغذ قایم ہوگی

مرو - عاشق آباد سے اور چارجوئی سے بھی وبا انفلوئنزا کی خبر آئی +

بالٹی مور میں ۵ لاکھ بشل گندم سمیت ایک جہاز اور اُسکے ساتھ ۳ ملاح بھی جل گئے +

۲۴ دسمبر ۱۸۸۹ء بمقام سین پور بدست پادری پا... کار صاحب ۱۸ - آدمیوں کو بپتسمہ ملا +

۲۶ دسمبر ۱۸۸۹ء بمقام سید پور سٹرکٹ وزیر گنج بدست صاحب موصوف ۳۲ - آدمیوں نے بپتسمہ پایا +

پرتگال نے تنازعہ انگلستان کے تصفیہ کے لئے سلطنت جرمنی کو ثالث ٹھرایا ہے +

گورنمنٹ نے اس رائے کو درست مان لیا کہ واقعی موجودہ انتظام پولیس میں بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے +

زار روس عجیب اور غیر معمولی طاقت رکھتے ہیں وہ بڑے بڑے لوہے کے گولے آسانی سے اُٹھا لیتے ہیں +

کچھڑی سماچار نام ایک نیا اخبار مرزاپور سے ہندی اُردو اور انگریزی میں جاری ہوا ہے +

کلکتہ کا اخبار سٹیٹسمین لکھتا ہے کہ حضور ویسرائے ماہ اپریل میں سیر کشمیر کو تشریف لیجاینگے +

ریاست ٹراونکور کے چھوٹے شہزادہ صاحب امتحان بی - اے میں پاس ہوگئے +

بھوپال کے زنانہ ہسپتال کو بوجہ توجہ بیگم صاحبہ والیہ بھوپال خوب ترقی ہے +

مس تھوبرن صاحبہ نے امریکہ میں زنانہ کالج کے لئے ۲۴ ہزار روپیہ جمع کیا ہے +

سرکاری خبریں

موصول مطبع

سی۔ اے رو صاحب بہادر۔ اور جے فریزل صاحب بہادر ججان چیف کورٹ پنجاب کو یورپ جانیکے لئے یکم اپریل ۱۸۹۰ء سے سات ماہ اور ۵ افروری ۱۸۹۰ء سے ۹ ماہ کی رخصت فرلو علی الترتیب عطا ہوئی +

بجائے کرنیل جے۔ ڈبلیو پارکر صاحب بہادر کے جنکو یورپ جانیکے لئے ایک سال اور ۲۴۳ یوم کی رخصت فرلو عطا ہوئی ہے۔ جے ہیوز صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر رخصت فرلو سے واپس آکر بطور قایم مقام ڈپٹی کمشنر لودیانہ مقرر ہونگے +

آر۔ اے ینگ ہسبینڈ صاحب بہادر ۱۸ مارچ ۱۸۹۰ء کو یا اُسکے قریب رخصت فرلو سے واپس ہوکر ڈیرہ غازیخان میں تعینات کئے جاوینگے۔ اور جب ڈیمز صاحب بہادر ۱۵ اپریل ۱۸۹۰ء کے قریب رخصت پر جاوینگے تو ضلع مذکور کا اہتمام لیوینگے +

بہ تنسیخ احکام سابقہ رائے بہادر بدریداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے رخصت سے واپس آنے پر خان بہادر میان نظام الدین صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھنگ سے تبدیل ہوکر ضلع کوہاٹ میں تعینات کئے جاوینگے +

رائے بہادر بابو سریرام صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہتک خان بہادر وزیرزادہ محمد عمر خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ایام رخصت میں ہزارہ کو تبدیل ہوئے +

رائے بہادر گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی کو ۲ ماہ کی رعایتی رخصت اسی تاریخ سے عطا ہوئی جس تاریخ سے اُنہیں مستفید ہونیکی اجازت ہو +

ایچ۔ اے روص صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر ضلع فیروزپور سے قسمت راولپنڈی کے کسی ایسے مقام کو تبدیل ہوئے ہیں جہاں وہ تعینات کئے جاسکیں +

تار کی خبریں

لنڈن ۱۴ جنوری۔ لارڈ نیپیر آف مگڈالا پھیپھڑوں کی سوزش کے باعث جان بحق تسلیم ہوئے +

قاہرہ ۱۴ جنوری آج یہاں مسٹر سٹینلے وارد ہوئے سٹیشن پر تمام برٹش اور مصری فوج کے افسر استقبال کیواسطے موجود تھے +

لنڈن ۱۴ جنوری کل ہند میں علاج جذام کے فنڈ کی مدد کیواسطے جو دعوت ہوئی اُسمیں کثرت سے لوگ جمع ہوئے حضور پرنس آف ویلز نے جو پریزیڈنٹ تھے اپنی سپیچ میں پبلک کو چندہ کیطرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ حضور ملکہ معظمہ نے ۵۰۰ پونڈ مرحمت فرمائے ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۴ جنوری۔ روسی بجٹ کی نسبت علی العموم اشکراہ پایا جاتا ہے اسمیں کثیں سے لوو دسبرتک ریلوے لائین کا تخمینہ پایا جاتا ہے +

قاہرہ ۔ ۱۵ جنوری خدیو نے مسٹر سٹینلے کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ امین پاشا کو سواکم کے بندرگاہ یا وادی حلفا کی حکومت دیجائیگی +

لنڈن ۱۵ جنوری میسرز آرٹولا پرمیناس ساہوکاران لنڈن پیرس و مختلف مقامات سپین نے ۴ لاکھ پونڈ کا دیوالہ نکالا ہے +

صوفیہ ۱۵ جنوری جدید قرضہ بلگیریا کی درخواستیں مدقم مطلوبہ سے ۶ حصہ زیادہ گذری ہیں جنہیں کئی جرمنی کے مہاجنوں کی ہیں +

کلکتہ ۱۶ جنوری ہزایکسلنسی کمانڈر انچیف آج ڈاک گاڑی میں کلکتہ سے روانہ ہونگے اور سیدھے مرید کی کیمپ کو تشریف لائینگے +

لنڈن ۱۵ جنوری نیویارک میں بذریعہ ڈاک خبر آئی ہے کہ رالیو ڈیجنیرو میں جن باغیوں نے سر اُٹھایا تھا اُنمیں سے ایک سو قتل کئے گئے ہیں۔ اور ۲۰ سرگروہ پھانسی دیئے گئے ہیں +

الہ آباد ۱۵ جنوری ڈیوک اور ڈچس آف کیناٹ نے الحال مرید کی کیمپ اور شمال و مغربی صوبجات میں تشریف لانیکا ارادہ ملتوی کردیا ہے اور منگل کے روز الہ اباد سے پونہ کو مراجعت فرما ہوگئے ہیں۔ ڈچس صاحبہ کلکتہ کے سفر کی تکان سے ذرہ علیل ہیں اس لئے ڈاکٹروں نے زیادہ سفر کرنے سے منع کیا +

اطلاع

حضور عالیجناب شہزادہ البرٹ وکٹر صاحب بہادر کی ۱۸۹۰ء میں تشریف آوری پنجاب کی یادگار کے لئے میو ہسپتال لاہور میں جدید کمرے تعمیر کرنیکی تجویز +

تجویز ہے کہ حضور عالیجناب شہزادہ البرٹ وکٹر صاحب بہادر کی تشریف آوری لاہور کی یادگار ایک ایسے طریق سے قایم کیجاوے کہ جس سے شہر لاہور اور عموماً صوبہ پنجاب کو ایک دایمی فایدہ حاصل ہو یعنی یہہ کہ دیسی اور یورپین صاحبان ہردو کے لئے میو ہسپتال میں مکانات کی ایزادی اور اصلاح کیجاوے + چونکہ مدت سے اس امر کی ضرورت ہے اور چونکہ بسبب اسکے کہ پنجاب کے تمام اطراف کے بیمار میو ہسپتال میں زیر علاج رہتے ہیں ہسپتال مذکور نہ صرف ایک مقامی ہسپتال ہے بلکہ شمالی ہندوستان میں طبی تعلیم کا ایک مرکز بھی ہے اسلئے یہہ اُمید کیجاتی ہے کہ پنجاب کے عام لوگ ہسپتال مذکور میں زاید مکانات کی تعمیر کے لئے امداد دینگے کیونکہ اگر ہسپتال کو عمدہ حالت میں رکھنا منظور ہو تو تعمیر مذکور ہسپتال میں مریضوں کی تعداد روزافزوں ہونی باعث لازمی ہے +

یقین کیا جاتا ہے کہ میو ہسپتال میں جدید کمروں کی ایزادی سے جو حضور عالیجناب شہزادہ صاحب ممدوح کے نام سے نامزد ہوگی

مدعا زیر نظر حاصل ہو جاویگا اس جدید عمارت میں غریب یورپینوں کے لئے مردانہ اور زنانہ کمرے ہونگے اور علاوہ اسکے چند کمرے علیحدہ آسایش کے لئے ایسے آراستہ و پیراستہ ہونگے کہ جو اُن یورپین یا دیسی مریضوں کو دیئے جا سکیں۔ جو اعلیٰ درجہ اور علیحدہ رہایش کیواسطے قلیل رقم ادا کرینگے یورپین مریضوں کیواسطے جو مکانیت فی الحال موجودہ کمرہ ہا و عمارت ہسپتال میں ہی وہ اُنکے لایق نہیں کیونکہ یہہ مراد کبھی نہ تھی کہ وہ کمرے اُنکے استعمال میں آویں عمارت جدیدہ میں اُنکے واسطے مکانیت مہیا کرنے سے میو ہسپتال میں دیسی مریضوں کے لئے اسیقدر جگہہ کی گنجائش نکل آویگی۔

اس طریق سے ہر سال جو کثرت اندرونی مریضوں کی بیماری کے موسم میں ان کمروں میں ہو جاتی ہی وہ نہ ہوا کریگی اور ہسپتال کی عمدگی میں بھی عموماً زیادہ ترقی ہوگی میو ہسپتال میں جگہہ کی اور بھی گنجایش نکالنے کے لئے تجویز ہی کہ بیرونی مریضوں کیواسطے استعمال کئے جاتے ہیں وہ ایسے دیسی مریضوں کے لئے جو ایک دوسرے سے الگ رکھے جانے چاہئیں اور نیز اُس عملہ کے لئے جو مریضوں کی خبرگیری کیواسطے ہی مطلوب ہیں یہہ تخمینہ لگایا گیا ہی کہ مندرجہ بالا تبدیلات اور ایزادیوں کے لئے قریباً ۵ ہزار روپیہ خرچ ہوگا منجملہ جسکے عمارت جدید پر ما بین پچاس اور ۵۵ ہزار کے صرف ہوگا۔

یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ حضور عالیجناب شہزادہ البرٹ وکٹر صاحب بہادر کی تشریف آوری کی ایسی یادگار حضور ممدوح کے خاص مسرت کا باعث ہوگی۔ کیونکہ حضرت علیا ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا اور تمام اراکین خاندان شاہی بیماروں کی بہتری میں ہمیشہ خاص توجہ فرماتے رہے ہیں بنا بران یہہ اُمید کیجاتی ہی کہ نہ صرف لاہور کے بلکہ عموماً پنجاب کے باشندے اس درخواست کیطرف ایسے طریق سے متوجہ ہونگے جس سے ثابت ہو کہ وہ تخت برطانیہ کے پورے وفادار ہیں جسقدر چندہ عام لوگوں سے جمع ہوگا پنجاب گورنمنٹ بھی اُسیقدر رقم عطا کریگی۔ جس میں تجویز مذکور کی نسبت اسکی پسندیدگی ظاہر ہوگی۔ تجویز مذکورہ کی زیادہ مفصل طور پر اظہار کرنیکی غرض سے اور جو اشخاص کوئی دیگر تجویز پیش کرنا چاہیں اُنکو سننے کی غرض سے بروز جمعہ ۲۴ ماہ حال کو بوقت ۳ بجے شام کے لارنس ہال لاہور میں ایک عام جلسہ منعقد ہوگا جسکے پریزیڈنٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ہونگے۔

جو صاحب چندہ دینا چاہیں وہ زرچندہ ایجنٹ بنک بنگال لاہور کو ادا کر دیں۔ یا بنک مذکور میں بھیجنے کے لئے کسی سرکاری خزانہ میں داخل کر دیویں۔

دستخط　　دستخط

سرجن میجر ایس ایچ برون پرنسپل میڈیکل کالج لاہور	سی ایل ٹپر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

رویداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ۔ سردار علی محمد خان صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ مسٹر ایم وائلی صاحب۔ بابو شب سرنداس صاحب۔ ماسٹر مولراج صاحب۔ لالہ راجمداس صاحب لالہ مغسارام صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ منشی محمد بخش صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ ممبران واقع ۲۸ نومبر ۱۸۸۹ء

نمبر ۱۔ مسودہ قواعد مال گودام ہائے مرتبہ گورنمنٹ جو بذریعہ اشتہار نمبر ۱۴۱۶ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۸۹ء صادر ہوا۔ معہ رائے سب کمیٹی جو واسطے غور مسودہ مذکورہ مقرر ہوئی تھی جنرل کمیٹی میں پیش ہوئی بدیں مضمون کہ کمیٹی نے قواعد مذکورہ پر غور کرکے اپنی رائے ظاہر کی ہی کہ مسودہ مذکورہ میں کوئی گنجائش کم و بیش کرنیکی اسوقت نہیں ہی۔ جب یہہ قواعد گورنمنٹ سے منظور ہوکر مشتہر ہونگے اُسوقت بصورت قایم کرنے مال گودام کے اپنے حسب حال قیمتی قواعد مرتب کریگی ذیل امورات متعلقہ کا لحاظ ہوگا۔ **تجویز** ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور ہی جواب کاغذات کا معہ نقل رائے سب کمیٹی بذریعہ روبکار بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ارسال ہو۔ **نمبر ۲**۔ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۸۸۹ء بحوالہ سرکلر نمبر ۲۳۲ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۸۹ء صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندھر معہ نقل چٹھی گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱۰ مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۸۹ء جو بذریعہ رزولیشن نمبر ۱۹ مورخہ ۳ ستمبر ۱۸۸۹ء واسطے پیش کرنے رائے سب کمیٹی صدر کے سپرد ہوئی تھی معہ رائے سب کمیٹی مذکورہ بدیں مضمون کہ سب کمیٹی کی یہہ رائے ہی کہ جب یہہ قواعد گورنمنٹ سے منظور ہوکر مشتہر ہونگے اور کمیٹی مال گودام بنانیکی تجویز کریگی اُسوقت واسطے قائمی مکان مال گودام تجویز مناسب کیجائیگی۔ **تجویز** ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور ہوکر اسکی ایک نقل بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ بجواب بھیجی جاوے۔ **نمبر ۳** رپورٹ سب کمیٹی واسطے انتقال روپیہ ۔۔۔ واپسی کے لئے تعمیر نالیات سے نسبت عدم گنجایش دیگر دیگر مدات سے۔ **تجویز** ہوئی کہ انتقال رقم ۔۔۔ تعمیر نالیات واپسی میں منظور ہی۔ **نمبر ۴** رپورٹ سید سردار علی صاحب ممبر معہ رپورٹ تحصیلدار صاحب چونگی واپسی بیوپاری مسافران کو وقت دیرسے دیجاتی ہی اُمید روز دیجایا کرے۔ **مال** بیشگی منظور ہی برآمد ہوکر برآمد ہوکر صاحب پریزیڈنٹ کے پاس رکھے جاویں وہ اپنے سامنے دیدیا کرے اور چونکہ اشتہار نمبر ۱۴۱۶ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۸۹ء سے صاف ظاہر ہی کہ مال گودام و واپسی ہر دو جاری رہینگے یہہ معاملہ صاف ہوگیا ہی۔ لہذا تجویز ہوئی کہ کاغذات سپرد سب کمیٹی فنانشل کے ہوں کہ قواعد زیر دفعہ ۲۴۔ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء جلد مرتب کرکے پیش کرے۔

اطلاع

جن صاحبوں کی چٹھی یا پوسٹ کارڈ بدرخواست اجرائے نور افشاں بلا ارسال قیمت پیشگی ہمارے پاس آتے ہیں اُن سبھوں کو نور افشان کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ بلا وصول قیمت پیشگی اخبار کسی کے نام جاری نہیں کیا جا سکتا ہی۔